اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

اسلام دشمنی کے باوجود مغربی دنیا میں اسلامی بنکاری کا فروغ

مغرب کی اسلام دشمنی میں کسی دور میں بھی فرق نہیں آیا' اور اس نے ہمیشہ مسلمانوں کے اقتدار اور اسلام کی وسعت کے خلاف سرد اور گرم جنگ جاری رکھی ہے تاہم اسلام کے ان اصولوں کو سمجھنے اور اپنانے کا سلسلہ بھی جاری رکھا ہے جو اسلام کی طاقت اور عظمت کا سبب ہیں چند دنوں پیشتر اخبارات میں ایک سابق اسرائیلی وزیر اعظم (گولڈا مائر) کے ایک انٹرویو کا ایک حصہ شائع ہوا ہے جس میں اس نے اعتراف کیا کہ اس نے جنگ جیتنے کا گر رسول اسلام ﷺ کے عمل سے سیکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زرعی اور معاشی اصلاحات سے مغرب نے سبق حاصل کیا اور اپنے نظام حکومت کا حصہ بنا کر کامیابی حاصل کی۔ جب کہ اس وقت دنیا بھر کے غیر مسلم ممالک اور خصوصا مغربی ممالک اسلام کے نظام اقتصادیات سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں' اور اپنے ممالک میں اسلامی بنکاری کے فروغ میں ایک دوسرے سے پیش پیش نظر آتے ہیں۔ پس پردہ اسباب کچھ بھی ہوں' بظاہر تو اسلام کے غیر سودی نظام میں انہیں اپنی عافیت اور اقتصادی فوائد نظر آرہے ہیں۔ ۱۹۹۹ میں مغربی ممالک میں اسلامی بنکاری کرنے والے ۱۰ بنک ۲۰۰۷ تک بڑھ کر ۱۵۰ بنک ہو چکے تھے اور ان میں ۲۰۰۸ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ بڑے بڑے مغربی بنکوں نے اسلامی بنکاری کی برانچیں اور بعض نے مکمل اسلامی بنک کھولے ہیں اور اس طرح اسلام ایک بار پھر مغربی دنیا کے دروازے پر دستک دینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

دوسری طرف اسلام کے غیر سودی اور منافع بخش اقتصادی نظام سے مستفید ہونے کے باوجود مغرب ابھی تک اسلام کی آفاقیت اور صداقت کو تسلیم کرنے کی بجائے اسے مٹانے کے درپے ہے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کے نام پر جنگ جاری رکھے ہوئے ہے۔ اسلامی حکومتوں کو کمزور کرنے اور مسلم ممالک میں اپنی من پسند کی (سیکولر) حکومتیں قائم کروانے میں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ قریبی اور دوری تمام لوگوں پر قائم کرو

امریکہ اور اس کے اتحادی انتھک محنت کررہے ہیں ۔ غیر مسلم یورپ نے یہ سمجھ لیا ہے کہ مضبوط اقتصادی نظام کے حامل مسلمان اگر سیاسی طور پر مضبوط ہوگئے اور ان کا آپس میں اتحاد بھی قائم ہوگیا تو یہ دنیا میں ایسا اسلامی انقلاب برپا کریں گے کہ جسے سنبھالنا اور روکنا مغرب کے بس میں نہ ہوگا ۔ اس لئے وہ مسلم ممالک کو قرضوں میں جکڑے رہنے' سودی نظام کو اپنائے رکھنے اور مغرب کی کاسہ لیسی کرتے رہنے کا عادی بنا رہا ہے ۔اور خود اسلام کے نظام بنکاری کو اپنا کر مسلم امہ کی دولت سمیٹنے میں مصروف ہے ۔ مسلم ممالک کے تیل کے ذخائر اس کے نرغہ میں ہیں اور دہشت گردی کا بہانا بنا کر کسی بھی ملک پر پیشگی حملہ کرنے کا مینڈیٹ امریکہ بہادر اپنی پارلیمنٹ سے حاصل کرچکا ہے ۔ ایسے میں مسلم امہ کے اسکالرز' (علماء وفقہاء) کے کرنے کا کام یہ ہے کہ وہ مغرب سے مکالمہ کریں اور اپنے بیانات و خطابات میں اس بات کا شدومد سے تذکرہ کریں کہ جس اسلام کے نظام اقتصادیات کو یورپ نے اپنے ہاں رائج کیا ہے اس اسلام کی حقانیت کا اعتراف اور اس کے ماننے والوں کا احترام کیا جانا چاہئے ۔ اور پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف ہر قسم کی ہرزہ سرائی بند کی جانی چاہئے ۔ مغرب میں قائم اسلامی مراکز اور مغربی یونیورسٹیوں میں قائم اسلامی علوم کے ادارے یہ بات زیادہ زوردار طریقے سے کہہ سکتے ہیں اور یورپی معاشرہ میں اس حوالے سے ان کے پاس تبلیغ و ابلاغ کا یہ سنہری موقع ہے ۔ بشرطیکہ ان میں کوئی اپنے دین کے ساتھ مخلص ہو ۔

علامہ عبدالرحمٰن ابن الجوزی کی

عیون الحکایات

کا اردو ترجمہ شائع ہوگیا ۔

ناشر: مجلس المدینۃ العلمیۃ پرانی سبزی منڈی ۔ مین یونیورسٹی روڈ ۔ کراچی